احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

خطبہ نمبر 34

منگل 24 اگست 2004ء

روزنامہ
الفضل
ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web:http://www.alfazal.com
Email:editor@alfazal.com

منگل 24 اگست 2004ء 7 رجب 1425 ہجری - 24 ظہور 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 189

حسن کلام

حضرت ھند بن ابی حالہؓ بیان فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ بلاضرورت بات نہ کرتے اور جب بات کرتے تو پوری وضاحت سے کرتے آپ کی گفتگو مختصر مگر فصیح وبلیغ اور جامع مضامین پر مشتمل اور زائد باتوں سے خالی ہوتی اور اس میں کوئی ابہام نہ ہوتا تھا۔

(شمائل الترمذی باب کیف کان کلام رسول اللّٰہ)

اللہ تعالیٰ کی رضا کی راہوں پر چلنے، جنتوں کا وارث بننے اور لغویات سے اجتناب کی پرحکمت نصائح

مومن لغویات سے پرہیز کرتے اور ان کے پاس سے وقار سے گزر جاتے ہیں

لغو مجالس، جھوٹ، وعدہ خلافی سے بچیں، سگریٹ وحقہ نوشی اور انٹرنیٹ کا غلط استعمال لغویات میں داخل ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 20 راگست 2004ء بمقام من ہائم جرمنی کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 20 راگست 2004ء کو من ہائم جرمنی میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں آپ نے لغویات سے پرہیز کرنے کے بارے میں زریں نصائح فرمائیں۔ حضور انور کا یہ خطبہ احمدیہ ٹیلی ویژن نے براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا اور متعدد زبانوں میں اس کا رواں ترجمہ نشر کیا۔ اس خطبہ کے ساتھ جلسہ سالانہ جرمنی کا افتتاح بھی ہوگیا۔

حضور انور نے سورۃ المومنون کی آیات 2 تا 12 تلاوت فرمائیں جن کا ترجمہ یہ ہے یقیناً مومن کامیاب ہوگئے وہ جو اپنی نمازوں میں عاجزی کرنے والے ہیں اور وہ جو لغو سے اعراض کرنے والے ہیں۔ اور وہ جو زکوۃ ادا کرنے والے ہیں اور وہ جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں مگر اپنی بیویوں سے نہیں یا ان سے (بھی نہیں) جن کے ان کے داہنے ہاتھ مالک ہوئے یقیناً وہ ملامت نہیں کئے جائیں گے پس وہ جو اس سے ہٹ کر کچھ چاہے تو یہی لوگ ہیں جو حد سے تجاوز کرنے والے ہیں۔ اور وہ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کی نگرانی کرنے والے ہیں اور وہ لوگ جو اپنی نمازوں پر محافظ رہتے والے ہیں۔ یہی ہیں وہ جو وارث بننے والے ہیں۔ یعنی وہ جو فردوس کے وارث ہوں گے وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ انسان دنیا میں بہت سی ایسی باتیں کرجاتا ہے جو برائیوں کی طرف لے جانے والی اور خدا سے دور کرنے والی ہوتی ہیں ایسی باتیں لغو حرکتوں میں شمار ہوتی ہیں ایک مومن کو ان سے بچنا چاہئے۔ جو آیات میں نے تلاوت کی ہیں ان میں اللہ تعالیٰ نے اپنی رضا حاصل کرنے، اپنی رحمتوں اور جنتوں کا وارث بننے والوں کو مختلف طریقے اور اعمال بتائے ہیں جن کے ذریعہ انسان جنتوں کا وارث بن سکتا ہے۔ ان کا پہلا درجہ یا زینہ نمازوں میں عاجزی دکھانا، دوسرا زینہ لغویات سے پرہیز، تیسرا زینہ اللہ کی راہ میں اپنے مال خرچ کرنا، چوتھا زینہ اپنی فروج کی حفاظت کرنا، پانچواں زینہ اللہ اور اس کی مخلوق سے کئے گئے وعدوں اور عہدوں کی ادائیگی کرنا اور چھٹا زینہ نمازوں کو فکر کے ساتھ بروقت ادا کرنا ہے۔ یہ اعمال بجالانے سے جنت فردوس جو تمام جنتوں کا مجموعہ ہے کا وارث بنا جاسکتا ہے۔ کامیابی اور فلاح کی یہی صورت ہے کہ کسی نیکی کو بھی کم درجہ کا نہ سمجھیں بلکہ نیکیوں کی معراج تک پہنچنے کیلئے تمام نیکیاں بجالانا ضروری ہے۔

حضور انور نے لغویات سے بچنے کے بارے میں نسبتاً تفصیل سے زریں نصائح کرتے ہوئے فرمایا کہ آجکل لغویات میں ڈوبنے کی بیماری جڑ پکڑ رہی ہے جو تقویٰ میں روک بنتی ہے اس لئے مومن لغویات کے پاس سے وقار سے گزر جاتے ہیں۔ لغو مجالس۔ بلاضرورت باتیں کرنا۔ جھوٹ۔ دوسروں سے ہنسی ٹھٹھا۔ وعدہ خلافی۔ سگریٹ وحقہ نوشی اور نشہ کی عادت یہ سب لغویات ہیں۔

انٹرنیٹ کا غلط استعمال بھی لغو امور میں شامل ہے۔ آجکل یہ ایک لحاظ سے بہت بڑی لغو چیز ہے جس نے کئی گھروں کو اجاڑ دیا ہے۔ شروع میں شغل کے طور پر استعمال کرتے ہیں پھر یہی گلے کا ہار بن جاتا ہے جسے چھوڑنا مشکل ہو جاتا ہے۔ فضولیات کی تلاش میں بے مقصد گھنٹوں وقت ضائع کیا جاتا ہے جبکہ جماعت کے کسی فرد کا وقت بلامقصد ضائع نہیں ہونا چاہئے بلکہ اس ایجاد کا جو بہتر مقصد ہے اس سے فائدہ اٹھایا جائے اور اسے علم میں اضافہ کے لئے استعمال کیا جائے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ دین کا حسن یہ ہے کہ ہر غیر ضروری چیز کو چھوڑ دیا جائے۔

حضور انور نے فرمایا آج جماعت احمدیہ جرمنی کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے ان جلسوں کا مقصد اپنے روحانی معیار کو بلند کرنا اور اپنے اندر نیکیوں کو قائم کرنا ہے۔ پس ان دنوں میں ایک تو دعاؤں پر زور دیں۔ دوسرے یہ کہ ہر ایک اپنا جائزہ لیتا رہے کہ اس میں کون سی لغو عادات پائی جاتی ہیں پھر ان کو دور کرنے کی کوشش کرے۔

حضور انور نے فرمایا کہ نظام کی اطاعت اور اس کے ساتھ پورا تعاون آپ کا فرض ہے۔ نظام جماعت یا نظام جلسہ سے انحراف لغویات میں شمار ہوتا ہے پس کوشش کریں اور اپنے آپ کو برائیوں اور لغویات سے بچائیں۔ زبانیں ذکر الٰہی سے تر رکھیں۔ آخر پر حضور انور نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ اور جلسہ میں سب شامل ہونے والوں کو حضرت مسیح موعود کی دعاؤں کا وارث بنائے۔

29واں جلسہ سالانہ جرمنی

کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوگیا

جماعت ہائے احمدیہ جرمنی کا جلسہ سالانہ روحانی فیوض اور برکات بکھیرتا ہوا مورخہ 20 تا 22 راگست 2004ء کامیابی وکامرانی کے ساتھ منعقد ہوا۔ من ہائم جرمنی میں منعقد ہونے والے اس جلسہ میں دنیا کے مختلف ملکوں سے 28 ہزار احمدی مرد وخواتین شریک ہوئے اور خدا تعالیٰ کی رحمتوں اور فضلوں کو سمیٹا۔ جرمنی کے جلسہ سالانہ کی سب سے اہم بات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی شمولیت تھی جس وجہ سے اس کی برکتوں میں بے انتہا اضافہ ہو گیا۔ حضور انور کے خطابات کو سن کر حاضرین اور کل عالم کے احمدی احباب نے روحانی خزائن سے جھولیاں بھریں۔ اور فیض حاصل کیا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ کے ساتھ ہی جلسہ کا افتتاح فرمایا۔ اس کے علاوہ مستورات سے خطاب اور اختتامی خطاب ارشاد فرمائے۔ اور عالمی اجتماعی دعا کروائی۔ جلسہ سالانہ جرمنی کی Live نشریات احمدیہ ٹیلی ویژن کے ذریعہ دنیا بھر میں نشر کی گئیں، اس طرح دنیا کے کونے کونے میں موجود احمدی احباب اس جلسہ میں شریک ہوئے، دعاؤں میں حصہ لیا اور خدا تعالیٰ کے اس انعام پر شکر ادا کیا اور سجدہ ریز ہوئے۔

اس جلسہ میں علماء سلسلہ نے مقررہ عناوین پر خطاب کئے۔ ساتھ ساتھ ایم ٹی اے نے بھی اپنی Live نشریات میں خصوصی پروگرامز اور انٹرویوز کا سلسلہ جاری رکھا۔ اللہ تعالیٰ جلسہ کی برکات سے ہم سب کو وافر حصہ عطا فرمائے۔ آمین

گلشن احمد نرسری اور آپ کی خدمت

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ربوہ کی سرزمین میں اب ہر طرح کے پھلدار، پھولدار اور سایہ درخت پیدا ہو رہے ہیں۔ گلشن احمد نرسری میں آپ کے لئے پھل دار پودے آم (لنگڑا، چونسہ، سندھڑی وغیرہ) چیکو، بیری، مالٹا کینو فروٹر، میٹھا، لیموں چائنہ لیموں آسٹریلین وغیرہ۔

باقی صفحہ 7 پر

خطبہ جمعہ

ہمیشہ اپنے چندوں کے حساب کو صاف رکھنا چاہئے۔ پھر دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کس طرح نازل ہوتے ہیں

جماعت میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے قربانی کا معیار بہت اعلیٰ ہے

جو شخص خدا کے لئے اپنا مال خرچ کرتا ھے وہ دین میں مضبوط ھوتا جاتا ھے

اللہ کی راہ میں گن گن کر خرچ نہ کیا کرو ورنہ وہ بھی تمہیں گن گن کر دے گا

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 28 مئی 2004ء بمطابق 28 ہجرت 1383 ہجری شمسی بمقام گروس گراؤ۔ جرمنی

خطبہ کے آغاز میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ ال عمران آیت نمبر :93 تلاوت کی اور فرمایا

جماعت کا مالی سال 30 جون کو ختم ہوتا ہے، اور دو تین مہینے پہلے سے ہر ملک کا جو مال کا شعبہ ہے ان کو اپنے لازمی چندہ جات کا بجٹ پورا کرنے کی فکر پڑ جاتی ہے۔ اور آخری ایک مہینہ میں تو یہ فکر بہت زیادہ بڑھ جاتی ہے اور فکر کے اظہار کے خط آنے شروع ہو جاتے ہیں کہ دعا کریں بڑی فکر ہے، بجٹ میں اتنی کمی ہے، اتنی کمی ہے۔ بہرحال ان کی یہ فکر اپنی جگہ لیکن یہ بھی تسلی رہتی ہے کہ یہ الٰہی سلسلہ ہے اور اللہ تعالیٰ کو ہماری ضرورتوں کا خوب اندازہ ہے۔ اس لئے وہ انشاء اللہ تعالیٰ ان ضروریات کو پورا کرنے کے بھی اسی طرح سامان پیدا فرمائے گا جس طرح ضروریات کو بڑھا رہا ہے۔ تاہم کیونکہ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ نصیحت اور یاددہانی کرواتے رہو اس لئے اس حکم کے ماتحت آج کے خطبے میں مَیں اس طرف کچھ توجہ دلاؤں گا۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں مختلف جگہوں پہ مالی قربانی کی طرف توجہ بھی دلائی ہے اور ترغیب بھی دلائی ہے اور مومن کی نشانی بتائی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنے سے نہیں گھبراتے۔ اس آیت میں جو مَیں نے تلاوت کی ہے یہی فرمایا کہ تم نیکی کو ہرگز حاصل نہیں کر سکتے، تمہیں نیکیاں بجالانے کی توفیق ہرگز نہیں مل سکتی جب تک تمہارے دل کی کنجوسی اور بخل دور نہیں ہوتا اور تم اللہ تعالیٰ کی راہ میں اور اس کی مخلوق کی راہ میں وہ مال خرچ نہیں کرتے جو تمہیں بہت عزیز ہے۔، جب تک تم اپنے خرچ کے حساب کو صاف نہیں کرتے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کے حساب کو صاف نہیں رکھتے، جب تک تم اس مال میں سے جو تمہیں بہت عزیز ہے، جس سے تمہیں بڑی محبت ہے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے اور یہ مال جو ہے اپنا جب تک تم اپنے مال کو صرف اپنے پر خرچ کرنے کی سوچتے رہو گے یا سنبھال کر تجوریوں میں بند کر لوگے، ان کنجوسوں اور بخیلوں کی طرح جو اپنی آل اولاد پر بھی بعض اوقات مال خرچ نہیں کرتے اور جمع کرتے رہتے ہیں اور آخر کار اس دنیا سے چلے جاتے ہیں اور مال ان کے کچھ بھی کام نہیں آتا۔ فرمایا یہ بھی یاد رکھو کہ جو تم خرچ کرتے ہو اور جتنا تم بجٹ لکھواتے ہو اور جتنی تمہاری آمد ہے یہ سب اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے۔ اس لئے اس سے معاملہ ہمیشہ صاف رکھو۔ نیکی کا ثواب اللہ تعالیٰ سے حاصل کرنے کے لئے اپنی تشخیص بھی صحیح کرواؤ اور ادائیگیاں بھی صحیح رکھو تا کہ تمہاری روحانی حالت بھی بہتر ہو اور تم نیکیوں میں ترقی کر سکو۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ:

"پھر روحانی طور پر اس انفاق کا ایک یہ بھی فائدہ ہے کہ جو شخص خدا تعالیٰ کے لئے اپنا مال خرچ کرتا ہے وہ آہستہ آہستہ دین میں مضبوط ہوتا جاتا ہے اسی وجہ سے میں نے اپنی جماعت کے لوگوں کو بارہا کہا ہے۔ کہ جو شخص دینی لحاظ سے کمزور ہو وہ اگر اور نیکیوں میں حصہ نہ لے سکے اس سے چندہ ضرور لیا جائے کیونکہ جب وہ مال خرچ کرے گا تو اس سے اس کو ایمانی طاقت حاصل ہوگی اور اس کی جرأت اور دلیری بڑھے گی اور وہ دوسری نیکیوں میں بھی حصہ لینے لگ جائے گا"۔

(تفسیر کبیر جلد دوم صفحہ 612)

ایک حدیث میں آتا ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر صبح دو فرشتے اترتے ہیں ان میں سے ایک کہتا ہے کہ اے اللہ! خرچ کرنے والے سخی کو اور دے اور اس کے نقش قدم پر چلنے والے اور پیدا کر دوسرا کہتا ہے کہ اے اللہ! روک رکھنے والے کنجوس کو ہلاکت دے اور اس کا مال ومتاع برباد کر دے۔

(بخاري كتاب الزكوة باب قول الله فاما من اعطى واتقى……)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں ہزاروں کی تعداد میں ایسے ہیں جو خرچ کرنے والے سخی کے نقش قدم پر چلنے والے ہیں اور کوشش یہ ہوتی ہے کہ اپنے اخراجات کم کریں اور اپنے معیار قربانی کو بڑھائیں اور عموماً کم آمدنی والے لوگ قربانی کے یہ معیار حاصل کرنے کی زیادہ کوشش کرتے ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ بعض لوگ اندازے سے بجٹ لکھوا دیتے ہیں خاص طور پر ہماری جماعت میں زمیندار طبقہ ہے ان کو صحیح طرح پتہ نہیں ہوتا اور خاص طور پر پاکستان میں زمینداری کا انحصار نہری علاقوں میں جہاں جاگیرداروں اور وڈیروں نے پانی پر مکمل طور پر قبضہ کیا ہوتا ہے اور اپنی زمینیں سیراب کر رہے ہوتے ہیں پانی کو آگے نہیں جانے دیتے اور چھوٹے زمیندار بیچارے پانی نہ ملنے کی وجہ سے نقصان اٹھا رہے ہوتے ہیں۔ (آپ میں سے اکثر یہاں زمینداروں میں سے بھی آئے ہوئے ہیں خوب اندازہ ہوگا۔) تو نتیجۃً ان کی فصلیں بھی اچھی نہیں ہوتیں لیکن ایسے مخلصین بھی ہیں کیونکہ بجٹ لکھوا دیا ہوتا ہے اس لئے قرض لے کر بھی اس کی ادائیگی کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور جب ان کو کہا جائے کہ رعایت شرح لے لو کیونکہ اگر آمد نہیں ہوتی تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے تو کہتے ہیں کہ اگر قرض لے کر ہم اپنی ذات پہ خرچ کر سکتے ہیں تو قرض لے کر اللہ تعالیٰ سے کئے ہوئے وعدے کو پورا کیوں نہیں کر سکتے۔ اور ان کا یہی نقطۂ نظر ہوتا ہے کہ شاید اس وجہ سے اللہ تعالیٰ ہماری آئندہ فصلوں میں برکت ڈال دے۔ لیکن بعض لوگ اس بات کو نہیں سمجھتے۔ بہرحال یہ تو ہر ایک کا اللہ تعالیٰ سے معاملہ ہے، توکل کا معاملہ ہے، ہر ایک کا اپنا

پبلشر آغا سیف اللہ ' پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

اپنا معیار ہوتا ہے اس لئے مَیں یہ تو نہیں کہتا کہ قرض لے کر اپنے چندے ادا کرو۔ طاقت سے بڑھ کر بھی اپنے اوپر تکلیف وارد نہیں کرنی چاہئے، اپنے آپ کو تکلیف میں نہیں ڈالنا چاہئے۔ لیکن جہاں تک اخراجات میں کمی کر کے اپنے اخراجات کو، ایسے اخراجات کو جن کے بغیر بھی گزارا ہو سکتا ہے جو ملتوی کئے جا سکتے ہوں ان کو ٹالا جا سکتا ہو ان کو ٹال کر اپنے چندے ضرور ادا کرنے چاہئیں، خاص طور پر موصی صاحبان کے لئے مَیں یہاں کہتا ہوں، ان کو تو خاص طور پر اس بارے میں بڑی احتیاط کرنی چاہئے۔ اس انتظار میں نہ بیٹھے رہیں کہ دفتر ہمارا حساب بھیجے گا یا شعبہ مال یاد کروائے گا تو پھر ہم نے چندہ ادا کرنا ہے۔ کیونکہ پھر یہ بڑھتے بڑھتے اس قدر ہو جاتا ہے کہ پھر دینے میں مشکل پیش آتی ہے۔ چندے کی ادائیگی میں مشکل پیش آتی ہے۔ پھر اتنی طاقت ہی نہیں رہتی کہ یکشت چندہ ادا کر سکیں۔ اور پھر یہ لکھتے ہیں کہ کچھ رعایت کی جائے اور رعایت کی قسطیں بھی اگر مقرر کی جائیں تو وہ چھ ماہ سے زیادہ کی تو نہیں ہو سکتیں۔ اس طرح خاص طور پر موصیان کی وصیت پر زد پڑتی ہے تو پھر ظاہر ہے ان کو تکلیف بھی ہوتی ہے اور پھر اس تکلیف کا اظہار بھی کرتے ہیں۔ تو اس لئے پہلے ہی چاہئے کہ سوچ سمجھ کر اپنے حسابات صاف رکھیں اور اللہ تعالیٰ سے کئے ہوئے عہد کو پورا کرنے کی کوشش کریں۔ اور جب بھی آمد ہو اس آمد میں جو حصہ بھی ہے نکالیں، موصی صاحبان بھی اور دوسرے کمانے والے بھی جنہوں نے چندہ عام دینا ہے، 1/16 حصہ، اپنا چندہ اپنی آمد میں سے ساتھ کے ساتھ ادا کرتے رہا کریں۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قصہ بیان کیا کہ ایک آدمی بے آب و گیاہ جنگل میں جا رہا تھا۔ بادل گھرے ہوئے تھے اس نے بادل میں سے ایک آواز سنی کہ اے بادل! فلاں نیک انسان کے باغ کو سیراب کر۔ وہ بادل اس طرف کو ہٹ گیا اور پھر پتھریلی سطح مرتفع پر بارش برسی، (کوئی چھوٹی سی پہاڑی تھی) اور پھر بارش کے نتیجہ میں پانی چھوٹے سے نالے میں بہنے لگا۔ وہ شخص بھی اس نالے کے ساتھ ساتھ اس کے کنارے کنارے چلنا شروع ہو گیا اور وہ نالہ جا کے ایک باغ میں داخل ہوا، وہاں اس نے دیکھا باغ کا مالک کدال لے کر پانی ادھر ادھر مختلف کیاریوں میں لگا رہا ہے اس آدمی نے باغ کے مالک سے پوچھا اے اللہ کے بندے! تمہارا نام کیا ہے؟ اس نے وہی نام بتایا جو اس مسافر نے سنا تھا، ایک نظارے میں آواز اس کو آئی تھی۔ پھر باغ کے مالک نے اس مسافر سے پوچھا کہ اے اللہ کے بندے! تم مجھ سے میرا نام کیوں پوچھ رہے ہو؟ اس نے کہا میں نے اس بادل میں سے جس کی بارش کا تم پانی لگا رہے ہو یہ آواز سنی تھی کہ اے بادل! فلاں آدمی کے باغ کو سیراب کر۔ تم نے کون سا ایسا نیک عمل کیا ہے کہ جس کا تجھ کو یہ بدلہ مل رہا ہے۔ باغ کے مالک نے کہا کہ اگر پوچھتے ہیں تو سنیں کہ میرا طریق کار یہ ہے کہ اس باغ سے جو پیداوار ہوتی ہے اس کا ایک تہائی خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتا ہوں، ایک تہائی اپنے اہل و عیال کے گزارے کے لئے رکھتا ہوں، اور باقی ایک تہائی دوبارہ ان کھیتوں میں بیج کے طور پر استعمال کرتا ہوں''۔

(مسلم کتاب الزھد ۔باب الصدقة فی المساکین)

آج کل بھی کئی لوگوں کا یہ طریق ہے، کئی کاروباری لوگوں نے بتایا کہ وہ روزانہ کی آمد یا ماہوار آمد میں سے جو بھی ہو چندہ نکال کر الگ رکھ دیتے ہیں یا جب بھی وہ اپنے آمد و خرچ کا حساب کرتے ہیں اور اپنے منافع کو الگ کرتے ہیں تو ساتھ ہی وہ چندہ بھی علیحدہ کر دیتے ہیں۔ بعض ماہوار خرچ کے لئے اپنے کاروبار سے رقم لیتے ہیں اس میں سے چندہ ادا کر دیتے ہیں۔ اور سال کے آخر میں جب آخری فائنل حساب کر رہے ہوتے ہیں تو پھر اگر کوئی بچت ہو تو اس میں سے وہ چندہ ادا کر دیتے ہیں۔ تو اس طرح ایک تو ان پر زائد بوجھ نہیں پڑتا کہ سال کے آخر میں چندہ یا چند مہینوں بعد یہ چندہ کس طرح ادا کیا جائے۔ انسان پر ایک بوجھ ہوتا ہے۔ کیونکہ پھر اس صورت میں بڑی رقم نکالنا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ دوسرے بقایا دار ہونے کی فکر نہیں رہتی کہ بقایا دار ہوں گے تو جماعت میں بھی اور مرکز میں بھی سبکی ہو گی۔ اور تیسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کے کاروبار میں بھی بے انتہا برکت ڈالتا ہے۔ اور بعض بتاتے ہیں کہ ان کو یہ فائدہ ہے کہ بے انتہا برکتیں ہوتی ہیں کہ ان کو خود بھی حیرت ہوتی ہے کہ یہ روپیہ آ کہاں سے رہا ہے، یہ کمائی آ کہاں سے رہی ہے۔ بہرحال یہ تو اللہ تعالیٰ کے دینے کے طریقے ہیں انسان بھلا کہاں اللہ تعالیٰ کی دین تک پہنچ سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تو کہتا ہے تم میری راہ میں خرچ کرو تو میں تمہیں سات سو گنا تک بڑھ کر دیتا ہوں بلکہ فرمایا کہ (۔) کہ اللہ جسے چاہے جتنا چاہے بڑھا کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ میں سات سو گنا سے بھی زیادہ بڑھا کر دینے کی طاقت ہے۔ اللہ تعالیٰ تو پابند نہیں ہے کہ صرف سات سو گنا تک ہی بڑھائے۔ اس کے تو خزانے محدود نہیں ہیں۔ اس لئے ہمیشہ اپنے چندوں کے حساب کو صاف رکھنا چاہئے اور پھر دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کس طرح نازل ہوتے ہیں، کس طرح برستے ہیں۔

اب بعض لوگوں میں یہ غلط تصور ہے کہ کیونکہ قواعد میں یہ شرط ہے کہ کسی بھی عہدے کے لئے یا ویسے عام طور پر پوچھا جاتا ہے تو تب بھی کہ چھ مہینے سے زیادہ کا بقایا دار نہ ہو اس لئے ضروری ہے کہ چھ مہینے کے بعد ہی چندہ ادا کرنا ہے، بلاوجہ چھ چھ مہینے تک چندہ ادا نہیں کرتے تو یہ چھ مہینے کی جو شرط ہے صرف زمینداروں کے لئے ہے جن کی آمد کیونکہ زمیندارے پر ہے اور عموماً چھ ماہ کے بعد ہی زمیندار کو آمد ہوتی ہے۔ اس لئے یہ رعایت ان سے کی جاتی ہے۔ ماہوار کمانے والے ہوں ملازم پیشہ یا کاروباری لوگ، ان کو تو ماہوار ادائیگی کرنی چاہئے تاکہ بعد میں پھر بوجھ نہ رہے جیسا کہ میں نے کہا، بلاوجہ کی سبکی کا بھی احساس رہتا ہے۔ اور سب سے بڑا چندہ ادا کرنے کا فائدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل نازل ہوتے رہتے ہیں۔ تو بہرحال اگر بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ پوری شرح یعنی 1/16 سے چندہ عام ادا نہیں کر سکتے تو اس رعایت سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ یہ ان کے لئے ہے کہ وہ کم شرح سے بھی چندہ دے سکتے ہیں لیکن بہرحال غلط بیانی نہیں ہونی چاہئے اور بقایا دار نہیں ہونا چاہئے۔

اور یہاں میں جو جماعتی عہدیداران ہیں، صدر جماعت یا سیکرٹریان مال، ان کو بھی یہ کہتا ہوں کہ ہر فرد جماعت کی کوئی بھی بات ہر عہدیدار کے پاس ایک راز ہے اور امانت ہے اس لئے اس کو باہر نکال کر امانت میں خیانت نہیں کرنی چاہئے، یا مجلسوں میں بلاوجہ ذکر کر کے امانت میں خیانت نہیں کرنی چاہئے۔ رعایت یا معافی چندہ کوئی شخص لیتا ہے تو یہ باتیں صرف متعلقہ عہدیداران تک ہی محدود رہنی چاہئیں۔ یہ نہیں ہے کہ پھر اس غریب کو جتاتے پھریں کہ تم نے رعایت لی ہوئی ہے اس لئے اس کو حقیر سمجھا جائے۔ بہرحال ہر ایک کی اپنی مجبوریاں ہوتی ہیں۔ اول تو اکثر مَیں نے دیکھا ہے کہ جو لوگ رعایت لیتے ہیں ان میں سے اکثریت کو یہ احساس ہوتا ہے کہ وہ جتنی جلد ہو سکے اپنی رعایت کی اجازت کو ختم کروا دیں اور چندہ پوری شرح سے ادا کریں اور کوشش یہ ہوتی ہے کہ جلد ہی دوبارہ اس نظام میں شامل ہو جائیں جہاں پوری شرح پہ چندہ دیا جا سکے۔ ایسے لوگ بہت سارے ہیں اور جو نہیں ہیں ان کو اس طرف توجہ کرنی چاہئے۔ ہر ایک شخص کا خود بھی فرض بنتا ہے کہ اپنا جائزہ لیتا رہے تاکہ جب بھی توفیق ہو اور کچھ حالات بہتر ہوں جتنی جلدی ہو سکے شرح کے مطابق چندہ دینے کی کوشش کی جائے، اللہ تعالیٰ سب کی توفیق میں اضافہ کرے۔

بعض دفعہ ایسے حالات آ جاتے ہیں کہ مثلاً ملازمت چھوٹ گئی یا کوئی اور وجہ بن گئی، زمینداروں کی مثال میں پہلے دے آیا ہوں، کاروباری لوگوں کے بھی کاروبار مندے ہو جاتے ہیں یا بعض دفعہ ایسے حالات پیش آ جاتے ہیں کہ کاروبار کو فروخت کرنا پڑتا ہے، بیچنا پڑتا ہے، ختم کرنا پڑتا ہے۔ تو گو یہ ساری باتیں انسان کی اپنی غلطیوں کی وجہ سے ہی ہو رہی ہوتی ہیں۔ اس کا نتیجہ انسان بھگتتا ہے، یہ تو ایک علیحدہ مضمون ہے۔ بہرحال ایسے حالات سے بھی مایوس ہو کر بیٹھ نہیں جانا چاہئے بلکہ کچھ نہ کچھ کرتے رہنا چاہئے، ہاتھ پیر مارتے رہنا چاہئے، چاہے چھوٹا موٹا کام ہی ہو، انسان کو کسی بھی کام کو ضرور کرنا چاہئے۔ کئی لوگ ایسے ملتے ہیں جو بہت زیادہ مایوس ہو جاتے ہیں اور پریشانی کا شکار ہوتے ہیں، ان کو بھی اللہ تعالیٰ پر توکل کرنا چاہئے۔ اور اس سے مدد مانگتے ہوئے جو بھی چھوٹا موٹا کوئی کام ملے یا کاروبار ہو اس کو دوبارہ نئے سرے سے شروع کرنا چاہئے۔ اور کسی کام

کو بھی عار نہیں سمجھنا چاہئے۔ اگر اس نیت سے یہ کام شروع کریں گے کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے وعدہ کیا ہوا ہے کہ چندے دینے ہیں پھر چندے پورے کرنے ہیں تو پھر اللہ تعالیٰ ان چھوٹے کاروباروں میں بھی بے انتہا برکت ڈالتا ہے۔ میں نے کئی لوگوں کو دیکھا ہے، بالکل معمولی کاروبار شروع کیا، وسیع ہوتا گیا اور دکانوں کے مالک ہو گئے چھابڑی لگاتے لگاتے۔ تو یہ اللہ تعالیٰ کے فضل ہیں جو ہوتے ہیں اگر نیت نیک ہو اور اس کی راہ میں خرچ کرنے کے ارادے سے ہو۔ تو پھر وہ برکت بھی بے انتہا ڈالتا ہے۔

ایک روایت میں آتا ہے۔ حضرت ابو مسعود انصاریؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صدقہ کرنے کا ارشاد فرماتے (یعنی صدقہ کی تحریک ہوتی) تو ہم میں سے کوئی بازار کو جاتا اور وہاں محنت مزدوری کرتا اور اسے اجرت کے طور پر ایک مد تھوڑا سا، اناج ملتا مزدوری کا، تو کہتے ہیں وہی صدقہ کر دیا کرتے تھے۔ اور کہتے ہیں اب ہم میں سے وہ لوگ جو اس طرح محنت مزدوری کرتے تھے اور چھوٹے چھوٹے کام کرتے تھے ان میں سے تقریباً تمام کا یہ حال ہے کہ بعضوں کے پاس ایک ایک لاکھ درہم یا دینار تک ہیں۔

(بخاری کتاب الاجارۃ ۔ باب من [illegible] ليحمل على ظهره ثم صدق به……)

تو یہ صرف پرانے قصے نہیں ہیں کہ اس زمانے میں ان صحابہؓ پر اللہ تعالیٰ کا فضل تھا اب نہیں ہو رہا بلکہ اب بھی ایسی مثالیں ملتی ہیں، جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا ہے آج بھی ایسے لوگ ہیں جو اپنی نیک نیتی کی وجہ سے اور محنت کی وجہ سے لاکھوں میں کھیل رہے ہیں۔

پھر ایک حدیث میں آتا ہے حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دنیا سے بے رغبتی اور زہد یہ نہیں ہے کہ آدمی اپنے اوپر کسی حلال کو حرام کر لے اور اپنے مال کو برباد کر دے (یعنی اپنے پاس مال نہ رکھے) بلکہ زہد یہ ہے کہ تمہیں اپنے مال سے زیادہ خدا کے انعام اور بخشش پر اعتماد ہو۔ (جامع ترمذی ۔ عن ابی ذر)

مال ہو بھی تو یہ نہ سمجھو کہ مال ہمارے پاس ہے ہم سب کچھ کر سکتے ہیں یا اب ہمیں کوئی نقصان نہیں ہو سکتا یا اب ہم کوئی چیز بن گئے ہیں بلکہ نیت ہمیشہ نیک رہنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف ہمیشہ جھکتے رہنا چاہئے اور جھکے رہنا چاہئے اور اسی پر توکل ہونا چاہئے۔ کہتے ہیں کہ جب تم پر کوئی مصیبت آئے تو اس کا جو اجر اور ثواب ملنے والا ہے اس پر تمہاری نگاہ جم جائے اور تم مصائب کو ذریعہ ثواب سمجھو۔ اب کبھی مشکلات آتی ہیں تو پھر چیخنے چلانے یا مایوس ہونے کی بجائے یا خدا تعالیٰ کا انکار کرنے کی بجائے (بعض لوگ اس صدمے میں نمازیں بھی پڑھنی چھوڑ دیتے ہیں) اللہ تعالیٰ کی طرف جھکو اور اس امتحان میں سے ہر ایک کو سرخرو ہو کر نکلنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ تو اگر اللہ تعالیٰ کے آگے ہر انسان جھکتے ہوئے اس سے مدد مانگتا رہے تو دیکھتے ہیں کہ پھر وہ اللہ تعالیٰ کے کتنے بے انتہا فضلوں کا وارث بن جاتا ہے۔ جو اس دنیا میں بھی ظاہر ہوتے ہیں اور مرنے کے بعد بھی بلکہ آئندہ نسلوں میں بھی وہ فضل ظاہر ہو رہے ہوتے ہیں۔ اس لئے کبھی مایوس نہیں ہونا چاہئے، کبھی اللہ تعالیٰ سے شکوہ نہیں کرنا چاہئے، بلکہ اس کے حضور اور زیادہ جھکتے ہوئے اس سے مدد چاہنی چاہئے اور اس کی عبادات کو پہلے سے بڑھ کر ادا کرنا چاہئے۔

ایک روایت میں آتا ہے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ اپنی نسبتی ہمشیرہ حضرت اسماء بنت ابو بکرؓ کو نصیحت فرمائی کہ اللہ کی راہ میں گن گن کر خرچ نہ کیا کرو۔ ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تمہیں گن گن کر ہی دے گا۔ اپنے روپوؤں کی تھیلی کا منہ بند کر کے نہ بیٹھ جاؤ یعنی کنجوسی اور بخل سے کام نہ لو ورنہ پھر اس کا منہ بند ہی رکھا جائے گا (یعنی اگر کوئی روپیہ اس سے نکلنا نہیں تو اس میں آئے گا بھی نہیں)۔ (اس لئے) جتنی طاقت ہے (اللہ تعالیٰ کی راہ میں) دل کھول کر خرچ کرنا چاہئے۔

(بخاری كتاب الزكوٰة باب التحريص على الصدقة)

الحمد للہ کہ اس طرح دل کھول کر خرچ کرنے کے نظارے جماعت میں بے شمار نظر آتے ہیں۔ اب خدام الاحمدیہ کے اجتماع پر میں نے مو(۔) کی تعمیر میں سستی جو عموماً جماعت میں نظر آ رہی ہے، خدام الاحمدیہ کو صرف توجہ دلائی تھی، عمومی طور پر جماعت کو بھی میں نے یہی کہنا تھا کہ اس طرف توجہ دیں۔ تو اگلے روز ہی خدام الاحمدیہ نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال کے اپنے وعدے اور وصولی کے لئے ایک ملین یورو (Euro) کا، دوسری دنیا میں ہمارے ملکوں میں سمجھ نہیں آتی اس لئے 10 لاکھ یورو (Euro) کا وعدہ کر دیا اور پہلے جبکہ یہ وعدہ ڈھائی لاکھ یورو کا تھا۔ اور ابھی جو انہوں نے مجھے بتایا ہے کہ تقریباً جو پہلا وعدہ تھا اتنی تو اب ایک ہفتے میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے وصولی بھی ہو چکی ہے۔ دل کھول کر چندے دینے کے اور روپوؤں کی تھیلیوں کو کھول کر رکھنے کے یہ نظارے ہمیں جماعت میں بے انتہا نظر آتے ہیں۔ بلکہ ایک مخلص نے تو یہ بھی وعدہ کیا ہے کہ وہ زمین کی خرید سمیت ایک (۔) کا مکمل خرچ ادا کریں گے۔

جماعت میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے قربانی کا معیار بہت اعلیٰ ہے، بہت سے ایسے ہیں جو بعض اوقات اپنے اوپر بوجھ بھی ڈال کے چندے ادا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزا دے۔ کیونکہ میں آج لازمی چندہ جات کی بات کر رہا ہوں اس لئے یہ واضح کر دوں کہ یہ جو چندہ جات ہیں ان تحریکات کی ادائیگیوں کا اثر آپ کے لازمی چندہ جات پر نہیں ہونا چاہئے۔ وہ اپنی جگہ ادا کریں اور یہ زائد تحریکات کے وعدوں کو اپنی جگہ ادا کریں۔ پھر اللہ تعالیٰ بھی آپ پر انشاء اللہ تعالیٰ بے انتہا فضل فرمائے گا۔ کسی قسم کا خوف نہیں ہونا چاہئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی راہ میں، اس کے دین کی راہ میں خرچ کرنے والوں کے لئے کس قدر خوشخبری فرمائی ہے۔ ہر خوف خدا رکھنے والے کو اپنی عاقبت کی عموماً فکر ہوتی ہے کہ پتہ نہیں نہ جانے کیا سلوک ہوگا۔ تو آپؐ نے چندہ ادا کرنے والوں کو اس فکر سے آزاد کر دیا ہے۔ آپؐ فرماتے ہیں کہ: "قیامت کے دن حساب کتاب ختم ہونے تک انفاق فی سبیل اللہ کرنے والے اللہ کی راہ میں خرچ کئے ہوئے اپنے مال کے سائے میں رہیں گے"۔ (مسند احمد بن حنبل)

یعنی کہ جو بھی آپ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کریں گے قیامت کے دن تک اس کے سائے میں آپ رہیں گے۔ لیکن یہ بھی دوسری جگہ فرما دیا کہ انفاق سبیل اللہ دکھاوے کے لئے نہ ہو بلکہ خالصتاً اللہ تعالیٰ کے لئے ہو۔ اس کی محبت حاصل کرنے کے لئے ہو۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو خالصتاً اللہ تعالیٰ کی خاطر اور اس کا پیار حاصل کرنے کی خاطر ہی قربانیوں کی توفیق دے۔

ایک اہم چندہ جس کی طرف میں توجہ دلانی چاہتا ہوں وہ زکوٰۃ ہے۔ زکوٰۃ کا بھی ایک نصاب ہے اور معین شرح ہے عموماً اس طرف توجہ کم ہوتی ہے۔ زمینداروں کے لئے بھی جو کسی قسم کا ٹیکس نہیں دے رہے ہوتے ان پر زکوٰۃ واجب ہے۔ اسی طرح جنہوں نے جانور وغیرہ بھیڑ، بکریاں، گائے وغیرہ پالی ہوتی ہیں ان پر بھی ایک معین تعداد سے زائد ہونے پر یا ایک معین تعداد ہونے تک پر زکوٰۃ ہے۔ پھر بنک میں یا کہیں بھی جو ایک معین رقم سال بھر پڑی رہے اس پر بھی زکوٰۃ ہوتی ہے۔ پھر عورتوں کے زیوروں پر زکوٰۃ ہے۔ اب ہر عورت کے پاس کچھ نہ کچھ زیور ضرور ہوتا ہے۔ اور بعض عورتیں بلکہ اکثر عورتیں جو خانہ دار خاتون ہیں، جن کی کوئی کمائی نہیں ہوتی وہ لازمی چندہ جات تو نہیں دیتیں، دوسری تحریکات میں حصہ لے لیتی ہیں۔ لیکن اگر ان کے پاس زیور ہے، اس کی بھی شرح کے لحاظ سے مختلف فقہاء نے بحث کی ہوئی ہے۔ باون تولے چاندی تک کا زیور ہے یا اس کی قیمت کے برابر اگر سونے کا زیور ہے تو اس پر زکوٰۃ فرض ہے، اور اڑھائی فی صد اس کے حساب سے زکوٰۃ دینی چاہئے اس کی قیمت کے لحاظ سے۔ اس لئے اس طرف بھی عورتوں کو خاص طور پر توجہ دینی چاہئے اور زکوٰۃ ادا کیا کریں۔ بعض جگہ یہ بھی ہے کہ کسی غریب کو پہننے کے لئے زیور دے دیا جائے تو اس پر زکوٰۃ نہیں ہوتی لیکن آج کل اتنی ہمت کم لوگ کرتے ہیں کسی کو دیں کہ پتہ نہیں اس کا کیا حشر ہو۔ اس لئے چاہئے کہ جو بھی زیور ہے، چاہے خود مستقل پہنتے ہیں یا عارضی طور پر کسی غریب کو پہننے کے لئے دیتے ہیں احتیاط کا تقاضا یہی ہے کہ اس پر زکوٰۃ ادا کر دیا کریں۔

حضرت مسیح موعود نے تو حضرت اماں جان کے بارے میں فرمایا کہ وہ باوجود اس کے کہ

غرباء کو بھی زیور پہننے کے لئے دیتی تھیں لیکن پھر بھی زکوۃ ادا کیا کرتی تھیں۔ تو احمدی خواتین کو زکوۃ ادا کرنے کی طرف خاص طور پر توجہ دینی چاہئے۔ اور جب عورتوں کی کوئی آمد نہیں ہوتی اور اکثر عورتوں کی آمد نہیں ہے تو ظاہر ہے پھر اس زکوۃ کی ادائیگی میں مردوں کو مدد کرنی ہوگی۔

...... کے ابتدائی زمانے میں جب بھی دینی ضروریات کے لئے رقم کی ضرورت ہوتی تھی۔ اس زمانے میں بھی عارضی طور پر تحریک ہوتی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اور پھر خلفاء کے زمانے میں بھی تو باوجود اس کے کہ زکوۃ لی جاتی تھی، ان تحریکات میں صحابہ بھی حصہ لیتے تھے۔ اس لئے باوجود اس کے کہ جماعت میں چندوں کا ایک نظام جاری ہے اور جو چندے ادا کرتے ہیں وہ اس سے بہت زیادہ ہیں جو زکوۃ کی شرح ہے۔ بہرحال یہ بھی ایک فرض ہے اس کی طرف توجہ کرنی چاہئے۔ اور نصاب اور شرح کے مطابق زکوۃ کو ادا کرنا چاہئے۔ اور خاص طور پر جس طرح میں نے کہا عورتیں اس طرف توجہ کریں تو انشاء اللہ تعالیٰ زکوۃ کی رقم میں بھی کافی اضافہ ہوسکتا ہے۔

ایک روایت میں آتا ہے حضرت عمرو بن شعیب اپنے دادا کے واسطے سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت اپنی بیٹی کو ساتھ لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی، اس کی بیٹی نے سونے کے بھاری کنگن پہنے ہوئے تھے۔ حضورؐ نے اس عورت سے پوچھا کہ کیا ان کی زکوۃ بھی دیتی ہو؟ اس نے جواب دیا نہیں یا رسول اللہ! تو آپؐ نے فرمایا کہ کیا تو پسند کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تجھے آگ کے کنگن پہنائے؟۔ یہ سن کر اس عورت نے اپنی بیٹی کے ہاتھ سے کنگن اتار لئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے عرض کیا کہ یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کے لئے ہیں، جہاں چاہیں آپ خرچ فرمائیں۔ (سنن ابوداؤد۔ کتاب الزکوۃ۔ باب الکنز ما ھو وزکوۃ الحلی) اور دوسری روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ اگر تم یہ نہ دیتیں تو آگ کے کنگن پہنائے جاتے۔ اس روایت کے بعد خاص طور پر جن پر زکوۃ واجب ہے ان کو توجہ دینی چاہئے۔ اور جیسا کہ میں نے کہا عورتوں پر زیادہ واجب ہوتی ہے ان کے خاوندوں کو ان کی مدد کرنی چاہئے۔

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

''سوائے (۔) کے ذی مقدرت لوگو! دیکھو میں یہ پیغام آپ لوگوں تک پہنچا دیتا ہوں کہ آپ لوگوں کو اس اصلاحی کارخانے کی جو خدا تعالیٰ کی طرف سے نکلا ہے اپنے سارے دل اور ساری توجہ اور سارے اخلاص سے مدد کرنی چاہئے۔ اور اس کے سارے پہلوؤں کو بنظر عزت دیکھ کر بہت جلد حق خدمت ادا کرنا چاہئے۔ جو شخص اپنی حیثیت کے موافق کچھ ماہواری چندہ دینا چاہتا ہے وہ اس کو حق واجب اور دَین لازم کی طرح سمجھ کر خود بخود ماہوار اپنی فکر سے ادا کرے اور اس فریضے کو خالصتاً للہ نذر مقرر کر کے اس کے ادا میں تخلف یا سہل انگاری کو روا نہ رکھے''۔ (یعنی کسی قسم کی سستی وغیرہ نہ ہونی چاہئے)۔ ''اور جو شخص یکمشت امداد کے طور پر دینا چاہتا ہے وہ اسی طرح ادا کرے۔ لیکن یاد رہے کہ اصل مدعا جس پر اس سلسلے کے بلا انقطاع چلنے کی امید ہے (یعنی بغیر کسی روک کے چلنا چاہئے) وہ یہی انتظام ہے کہ سچے خیر خواہ دین کے اپنی بضاعت اور اپنی بساط کے لحاظ سے (اپنی طاقت کے لحاظ سے، اپنے وسائل کے لحاظ سے) ایسی سہل رقم ماہواری کے طور پر ادا کرنا اپنے نفس پر ایک حتمی وعدہ ٹھہرا لیں جن کو بشرط نہ پیش آنے کسی اتفاقی مانع کے بآسانی ادا کرسکیں''۔ (یعنی اگر کوئی اتفاقی حادثہ نہ پیش آجائے آمدنی میں کمی نہ ہوجائے، کاروبار میں نقصان نہ ہوجائے سوائے اس کے کہ ایسا کوئی اتفاقی حادثہ پیش آجائے ضرور ہے، لازمی ہے کہ ماہوار چندہ ادا کیا کریں)۔ پھر فرمایا: ''ہاں جس کو اللہ جلشانہ توفیق اور انشراح صدر بخشے وہ علاوہ اس ماہواری چندے کے اپنی وسعت، ہمت اور اندازہ مقدرت کے موافق یکمشت کے طور پر بھی مدد کرسکتا ہے''۔ یعنی ماہوار چندہ ادا کرنے کے علاوہ جو بھی توفیق ہوا سے جو بھی طاقت ہے اور آمدنی ہے اس کے حساب سے پھر اگر اکٹھی رقم بھی دینی پڑے تو دی جائے۔

پھر فرمایا: '' اور تم اے میرے عزیزو! میرے پیارو! میرے درخت وجود کی سرسبز شاخو! جو خدا تعالیٰ کی رحمت سے جو تم پر ہے میرے سلسلہ بیعت میں داخل ہو اور اپنی زندگی، اپنا آرام، اپنا مال اس راہ میں فدا کر رہے ہو اگرچہ میں جانتا ہوں کہ میں جو کچھ کہوں تم اُسے قبول کرنا اپنی سعادت سمجھو گے اور جہاں تک تمہاری طاقت ہے دریغ نہیں کرو گے۔ لیکن میں اس خدمت کے لئے معین طور پر اپنی زبان سے تم پر کچھ فرض نہیں کرسکتا۔ تا کہ تمہاری خدمتیں نہ میرے کہنے کی مجبوری سے بلکہ اپنی خوشی سے ہوں''۔

(فتح اسلام۔ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 33-34)

ماہوار چندے کی شرح خلافت ثانیہ میں مقرر ہوئی جب باقاعدہ ایک نظام قائم ہوا اور چندہ عام کی شرح 1/16 اس وقت سے قائم ہے۔ لیکن حضرت مصلح موعود نے حضرت مسیح موعود کے ایک ارشاد سے استنباط کر کے یہ شرح مقرر کی تھی۔ تو بہرحال جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ ماہوار چندے کے علاوہ اپنی وسعت کے لحاظ سے اکٹھی رقم بھی تم دے سکتے ہو اور اس کے لئے جماعت میں مختلف تحریکات ہوتی رہتی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے لوگ اس میں حصہ لیتے ہیں۔ لیکن جیسا کہ میں نے بتایا، پہلے بھی کہا ہے کہ اس نیت سے اور اس ارادے سے ہر ادائیگی، ہر چندہ اور ہر وعدہ ہو کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا ہے نہ کہ کسی بناوٹ کی وجہ سے۔ اور ہمیشہ جب بھی خرچ کریں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے کہ اس نے ہمیں ہر نئی تحریک میں حصہ لینے کی توفیق دی یا فرض ماہوار چندہ کو ادا کرنے کی توفیق دی، بجٹ پورا کرنے کی توفیق دی۔

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں کہ: ''تمہارے لئے ممکن نہیں کہ مال سے بھی محبت کرو اور خدا تعالیٰ سے بھی۔ صرف ایک سے محبت کرسکتے ہو۔ پس خوش قسمت وہ شخص ہے کہ خدا سے محبت کرے۔ اور اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کر کے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا کے ارادہ سے آتا ہے۔ پس جو شخص خدا کے لئے بعض حصہ مال کا چھوڑتا ہے وہ ضرور اسے پائے گا''۔ یعنی جو اس نیت سے چھوڑتا ہے کہ میں نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا ہے وہ اپنا نہیں سمجھتا۔ اب 1/16 جو چندہ ہے جو یہ سمجھے میری آمد میں سے 15 حصے تو میرے ہیں یہ 16 واں حصہ خدا تعالیٰ کا ہے تو آپ فرماتے ہیں وہ ضرور اس سے حصہ پائے گا۔ ''لیکن جو شخص مال سے محبت کر کے خدا کی راہ میں وہ خدمت بجا نہیں لاتا جو بجا لانی چاہئے تو وہ ضرور اس مال کو کھوئے گا''۔ یعنی ایک احمدی ہونے کے بعد پھر اگر ایسی سوچ ہوگی تو آپ فرماتے ہیں اس کا مال ضائع بھی ہوگا۔ ''یہ مت خیال کرو کہ مال تمہاری کوشش سے آتا ہے بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے۔ اور یہ مت خیال کرو کہ تم کوئی حصہ مال کا دے کر یا کسی اور رنگ سے کوئی خدمت بجا لا کر خدا تعالیٰ اور اس کے فرستادہ پر کچھ احسان کرتے ہو بلکہ یہ اُس کا احسان ہے کہ تمہیں اس خدمت کے لئے بلاتا ہے۔ اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر تم سب مجھے چھوڑ دو اور خدمت اور امداد سے پہلوتہی کرو تو وہ ایک قوم پیدا کر دے گا کہ اس کی خدمت بجا لائے گی۔ تم یقیناً سمجھو کہ یہ کام آسمان سے ہے اور تمہاری خدمت صرف تمہاری بھلائی کے لئے ہے۔ پس ایسا نہ ہو کہ تم دل میں تکبر کرو اور یہ خیال کرو کہ ہم خدمت مالی یا کسی قسم کی خدمت کرتے ہیں۔ میں بار بار تمہیں کہتا ہوں کہ خدا تمہاری خدمتوں کا ذرہ محتاج نہیں ہاں تم پر یہ اس کا فضل ہے کہ تم کو خدمت کا موقع دیتا ہے''۔

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ 497-498۔ منقول از ضمیمہ ریویو آف ریلیجنز اردو۔ ستمبر 1903ء)

اللہ کرے کہ ہم ہمیشہ ان توقعات پر پورا اترتے رہیں جو حضرت اقدس مسیح موعود نے ہم سے کی ہیں۔ اور ہمیشہ حضرت مسیح موعود کی دعاؤں کے وارث بنتے رہیں۔ اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے کے لئے اس کی راہ میں قربانیاں پیش کرنے والے بنتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 37229 میں محبوب الٰہی ابن حافظ محمد یار قوم سکھوہ پیشہ ملازمت عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کبیر والا ضلع خانیوال بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 2004-1-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ رہائشی مکان برقبہ 5 مرلے واقع چوپڑہٹہ خانیوال مالیتی -/50000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محبوب الٰہی ولد محمد یار کبیر والا ضلع خانیوال گواہ شد نمبر 1 مشہود احمد ناصر وصیت نمبر 27541 گواہ شد نمبر 2 ندیم احمد وصیت نمبر 32596

مسل نمبر 37230 میں غلام سرور ہنجراہ ولد چوہدری فتح علی ہنجراہ قوم جٹ ہنجراہ پیشہ زمیندارہ عمر 63 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گوٹھ چوہدری سلطان علی ضلع خیر پور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 2004-1-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زرعی اراضی برقبہ 6 ایکڑ واقع گوٹھ سلطان علی خیر پور مالیتی -/900000 روپے۔ 2۔ ٹریکٹر مالیتی -/300000 روپے۔ 3۔ پلاٹ برقبہ 10 مرلے مشترکہ 5 بھائیوں کا واقع ربوہ مالیتی -/225000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4166 روپے ماہوار بصورت خرچ از بچگان مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/30000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد غلام سرور ولد فتح علی گوٹھ چوہدری سلطان علی ضلع خیر پور گواہ شد نمبر 1 رانا ممتاز احمد طاہر ولد سردار احمد خیر پور گواہ شد نمبر 2 محمد اسلم ولد غلام سرور خیر پور

مسل نمبر 37231 میں بشریٰ سرور زوجہ غلام سرور قوم بندیشہ پیشہ خانہ داری عمر 55 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گوٹھ سلطان علی ضلع خیر پور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 2004-1-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیورات وزنی 9 تولے مالیتی -/60000 روپے۔ 2۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/2000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/750 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ بشریٰ سرور زوجہ غلام سرور گوٹھ سلطان علی ضلع خیر پور گواہ شد نمبر 1 غلام سرور ولد فتح علی خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 ماسٹر بشیر احمد خیر پور وصیت نمبر 27212

مسل نمبر 37232 میں راحیلہ راحت بنت غلام سرور قوم ہنجراہ پیشہ طالب علم عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گوٹھ چوہدری سلطان علی ضلع خیر پور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 2004-1-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیورات وزنی 3 تولے مالیتی -/18000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ راحیلہ راحت بنت غلام سرور گوٹھ چوہدری سلطان علی ضلع خیر پور گواہ شد نمبر 1 ماسٹر بشیر احمد ولد دین محمد گواہ شد نمبر 2 قمر الزمان ابڑو ولد محمد اصغر خیر پور

مسل نمبر 37233 میں عمیرہ سرور بنت غلام سرور قوم ہنجراہ پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گوٹھ چوہدری سلطان علی ضلع خیر پور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 2004-1-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیور وزنی 4 تولے مالیتی -/24000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ عمیرہ سرور بنت غلام سرور گوٹھ چوہدری سلطان علی ضلع خیر پور گواہ شد نمبر 1 قمر الزمان ابڑو ولد محمد اصغر خیر پور گواہ شد نمبر 2 ماسٹر بشیر احمد ولد دین محمد وصیت نمبر 27212

مسل نمبر 37234 میں شازیہ ارم زوجہ نصیر احمد کھرل قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جھالپور ضلع خیر پور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 2004-3-11 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/25000 روپے۔ 2۔ طلائی زیورات وزنی 6 تولے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ شازیہ ارم زوجہ نصیر احمد کھرل جھالپور ضلع خیر پور گواہ شد نمبر 1 نصیر احمد کھرل وصیت نمبر 28466 گواہ شد نمبر 2 اکرام اللہ بھٹی وصیت نمبر 27313

مسل نمبر 27235 میں شبانہ اسماعیل بنت محمد اسماعیل بلوچ قوم کھوسہ بلوچ پیشہ طالب علمی عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سیٹلائٹ ٹاؤن ضلع میر پور خاص بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 2004-2-29 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیورات وزنی 10 گرام مالیتی -/7450 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ شبانہ اسماعیل بنت محمد اسماعیل سیٹلائٹ ٹاؤن ضلع میر پور خاص گواہ شد نمبر 1 مبشر احمد بلوچ ولد محمد جلال بلوچ میر پور خاص گواہ شد نمبر 2 میاں رفیق احمد ولد مولوی کرم الٰہی میر پور خاص

مسل نمبر 37236 میں عبدالسلام عارف ولد عبدالکریم قوم آرائیں پیشہ زمیندارہ عمر 36 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گوٹھ غلام رسول ضلع میر پور خاص بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 2004-1-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زرعی زمین برقبہ ساڑھے بارہ ایکڑ واقع دیہہ 183 میر پور خاص مالیتی -/875000 روپے۔ 2۔ موٹر سائیکل مالیتی -/30000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/84000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عبدالسلام عارف ولد عبدالکریم گوٹھ غلام رسول ضلع میر پور خاص گواہ شد نمبر 1 میاں رفیق احمد آرائیں ولد مولوی کرم الٰہی میر پور خاص گواہ شد نمبر 2 اسد رفیق ولد رفیق احمد آرائیں میر پور خاص

اپنی صحت کا خیال رکھیں۔ متوازن غذا استعمال کریں اور روزانہ ورزش کی عادت اپنائیں۔

New BALENO
...New look, better comfort
SUZUKI

کار لیزنگ کی سہولت موجود ہے
BALENO
Sunday open Friday closed
Under supervision of Qualified Engineers
MINI MOTORS
54-Industrial Area, Gulberg III, Lahore
Tel.5712119-5873384

کالیشیا مدر ٹنکچر (سپیشل)
(تندرستی کا خزانہ)
مردوں اور عورتوں، نوجوانوں اور بوڑھوں کیلئے اللہ کے فضل سے ایک مکمل ٹانک ہے نیز وقت سے پہلے بالوں کو گرنے اور سفید ہونے سے روکنے کیلئے مفید ترین دوا ہے۔

پیکنگ	20ML	120ML	200ML
رعایتی قیمت	100/-	500/-	800/-

(اصل دوائی خریدتے وقت لیبل پر GHP جرمن ہومیو فارمیسی (رجسٹرڈ) ربوہ کا نام دیکھ کر خریدیں۔ شکریہ!

بالوں اور دماغ کی طاقت کیلئے
سپیشل ہیئر ٹانک
لمبے، گھنے سیاہ اور ریشمی بالوں کا راز۔ چھ مختلف تیل و روغن اور جرمنی و فرانس کے گیارہ مختلف مدر ٹنکچرز کو ایک خاص تناسب سے یکجا کر کے تیار کیا ہوا یہ ٹانک بالوں کی مضبوطی اور نشوونما کیلئے ایک لاثانی دوا ہے۔
پیکنگ: 120ML ایک ماہ کیلئے کافی ہے۔ رعایتی قیمت: -/150

چھوٹے قد کا سپیشل علاج
تین سال سے 20 سال تک لڑکے اور لڑکیوں کو اگر 2 ماہ تک مسلسل تین مختلف مرکبات کا باقاعدہ استعمال کروایا جائے تو اللہ کے فضل سے بچوں کے قد مناسب حد تک بڑھ جاتے ہیں اور اُن کی خون و کیلشیم کی کمی دُور ہو کر صحت بھی اچھی ہو جاتی ہے لڑکے اور لڑکیوں کی دوا الگ الگ ہے۔ تین مختلف مرکبات پر مشتمل 2 ماہ کا مکمل علاج۔ رعایتی قیمت -/300
نیز 2 مختلف مرکبات پر مشتمل چھوٹے قد کا 2 ماہ کیلئے عام علاج رعایتی قیمت صرف -/125 روپے

ناک کے جملہ امراض
دائمی نزلہ، الرجی، ہڈی کا ٹیڑھا پن، ناک کے اندر گوشت کی سوجن، گو مڑ یعنی ناک کی جملہ امراض کا مؤثر علاج۔

	پیکنگ	رعایتی قیمت
GHP 67/GP	20ML	25/-
GHP 204/GH	20ML	25/-
GHP 254/GH	20ML	25/-
GHP 368/GH	20ML	25/-

چار ادویات ملا کر کم از کم 4-2 ماہ باقاعدہ استعمال کریں۔
چار ادویات پر مشتمل 2 ماہ کا علاج رعایتی قیمت -/800
نوٹ: جمعۃ المبارک کو سٹور / کلینک موسم کے اوقات کے مطابق کھلا رہے گا۔ انشاء اللہ
عزیز ہومیو پیتھک گولبازار ربوہ فون 212399

بوسنیا، سرب سمجھوتہ

یوگوسلاویہ ٹوٹا تو بوسنیا نے یوگوسلاویہ سے علیحدگی و آزادی کا اعلان کیا جسے اقوام متحدہ اور اقوام عالم نے تسلیم کیا۔ بلکہ 22 مئی 1992ء کو ایک قرارداد کے تحت آزاد اور خودمختار ریاست کے طور پر اقوام متحدہ نے اسے سند عطا کی۔ اس کے باوجود سربوں نے بوسنیا کے مسلمانوں کے خلاف جارحیت جاری رکھی۔ اعلان آزادی کرنے کے جرم میں بوسنیا کے بے گناہ مسلمانوں کے سروں پر تباہی کے بادل چھا گئے۔ اہل بوسنیا کو اجتماعی قبروں میں دفن کیا گیا اور بعد میں ان اجتماعی قبروں سے ہڈیاں، کپڑے اور جوتے نکال کر ان بدنصیبوں کے لواحقین سے کہا گیا کہ وہ آ کر اپنے پیاروں کی باقیات لے جائیں۔ ہزاروں مسلمانوں کے پیوند خاک ہو جانے کے بعد بوسنیا کی خانہ جنگی اور سنگین بحران کو ختم کرنے کی غرض سے عالمی برادری نے جولائی 1993ء میں متحارب فریقین کے درمیان ایک سمجھوتہ کرایا۔ اس سمجھوتے میں کہا گیا تھا:

(الف) بوسنیا کو مسلم، سرب اور کروش ریاستوں کو ایک ڈھیلی ڈھالی وحدت کی شکل دی جائے گی۔

(ب) سمجھوتے کے تحت مسلمانوں کو صرف 29 فیصد علاقہ ملے گا۔ حالانکہ ان کی آبادی کا تناسب 45 فیصد سے بھی زائد ہے اور باقی علاقہ سربوں اور کروشوں میں تقسیم کر دیا جائے گا جو بالفاظ دیگر سربوں کو ان کی دہشت گردی اور انسانیت سوز سنگین جرائم پر انعام دینے کے مترادف تھا۔

14 دسمبر 1995ء کو اس سلسلے میں معاہدہ امن پر دستخط ہوئے۔ یہ معاہدہ امریکہ کی ریاست اوہایو کے شہر ڈیٹن میں ہوا۔ اس لئے اسے ڈیٹن کے معاہدہ امن کا نام دیا گیا۔ اس معاہدے کے موقع پر امریکی صدر ولیم بل کلنٹن، جرمنی کے چانسلر ہلمٹ کوہل، اسپین کے وزیراعظم فلپ گونزا اور روس کے وزیراعظم بھی موجود تھے۔ معاہدے پر سربیا کے صدر سلوبودان میلاسووچ نے دستخط کئے۔ معاہدے میں 1993ء کے سمجھوتے کی شرائط کا اعادہ کیا گیا تھا جو سراسر بوسنیا کے مسلمانوں کو کمزور کرنے کی مترادف تھیں۔ چنانچہ بوسنیا کے صدر عزت بیگووچ نے مصالحت کاروں سے یہ ضمانت طلب کی کہ مجوزہ یونین (وحدت) ایک مکمل ریاست ہوگی کہ نہیں؟ کیونکہ بین الاقوامی مبصرین کی رائے یہ تھی کہ یہ سمجھوتہ مسلمانوں کے لئے ایک سنہری جال ہے اور اس کا مقصد بوسنیا کی اسلامی ریاست کو تباہ حال کر کے آہستہ آہستہ ختم کرنا معلوم ہوتا ہے۔

خان نیم پلیٹس
سکرین پرنٹنگ، شیلڈز، گرافک ڈیزائننگ
ویکیم فارمنگ، بلسٹر پیکنگ، فوٹو ID کارڈز
ٹاؤن شپ لاہور فون: 5150862-5123862
Email:knp_pk@yahoo.com

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

مکرم صفی الرحمن خورشید صاحب مربی سلسلہ و مینیجر نصرت آرٹ پریس لکھتے ہیں۔ ہماری ممانی مکرمہ انور سلطانہ صاحبہ اہلیہ بابو عبدالحی صاحب مرحوم آف دستگیر سوسائٹی کراچی بقضائے الٰہی 78 سال کی عمر میں 16۔اگست 2004ء کو کراچی میں انتقال کر گئیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں کراچی میں جنازہ کے بعد ربوہ میں 17۔اگست 2004ء کو بعد از نماز عصر بیت المبارک میں محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد خاکسار نے دعا کروائی۔ مرحومہ محترم بابو عبدالغفور صاحب پوسٹ ماسٹر رفیق حضرت مسیح موعود کی بہو اور حضرت ماسٹر نواب دین صاحب آف دینا نگر یکے از رفقاء 313 کی پوتی تھیں۔ مرحومہ بڑی صابرہ، شاکرہ اور مہمان نوازی کرنے والی تھیں۔ آپ نے پسماندگان میں ایک بیٹا اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ بچوں کے صبر جمیل اور مرحومہ کیلئے مغفرت بلندی درجات کیلئے احباب کی خدمت میں دعا درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم انعام الحق چوہدری صاحب تحریر کرتے ہیں۔ خاکسار کے والد مکرم چوہدری ارشاد الحق صاحب بقضائے الٰہی مورخہ 29 جون 2004ء کو بعمر 79 سال وفات پا گئے ہیں۔ 30 جون 2004ء کو ان کی نماز جنازہ بیت الحمد سمن آباد لاہور میں بعد نماز فجر مکرم حمید اللہ خالد صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی مکرم چوہدری ارشاد الحق صاحب چوہدری عبدالحق صاحب مرحوم درویش آف قادیان کے صاحبزادے تھے مرحوم نے اپنے پیچھے 6 بیٹیاں اور 2 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے اور جنت میں اعلیٰ مقام سے نوازے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

اعلان داخلہ

حکومت پاکستان وزارت تعلیم نے برطانیہ اور کینیڈا میں 2005ء کیلئے کامن ویلتھ سکالرشپ کا اعلان کیا ہے درخواستوں کی وصولی کی آخری تاریخ 31 / اگست 2004ء ہے۔ مزید معلومات کیلئے روزنامہ جنگ 7 / اگست 2004ء ملاحظہ کریں۔

(نظارت تعلیم)

ولادت

خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم اظہر احمد بزمی صاحب مربی سلسلہ سکردو بلتستان اور مکرمہ خدیجہ بزمی صاحبہ کو مورخہ 6۔اگست 2004ء کو پہلے بیٹے کے بعد بیٹی سے نوازا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے بچی کا نام حفصہ اظہر عطا فرمایا تھا۔ نومولودہ مکرم منشی شیخ احمد صاحب مرحوم آف مبارک آباد سندھ کی پوتی، اخوند غلام محمد صاحب مرحوم آف ڈم سُم بلتستان کی نواسی اور مکرم ثناء اللہ صاحب بلتستانی کی بھانجی ہے۔ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک، خادمہ دین، باعمر اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم صفدر نذیر گولیکی صاحب مربی سلسلہ امور عامہ شعبہ احتساب ربوہ لکھتے ہیں۔ خاکسار کے والد مکرم چوہدری نذر محمد نذیر صاحب گولیکی کارکن جلسہ سالانہ کا پراسٹیٹ گلینڈز کا آپریشن خدا کے فضل سے مورخہ 16 / اگست 2004ء کو حیدر کلینک اسلام آباد میں ہو گیا ہے۔ آپریشن کے بعد والد صاحب خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم شوکت نذیر صاحب سندھو کے گھر واقع گلریز ٹاؤن راولپنڈی میں قیام پذیر ہیں۔ آپریشن کے بعد ابھی کمزوری ہے۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے

بقیہ صفحہ 1

سایہ دار درخت ہیلسلونیا، مولسری، پلکن، نیم وغیرہ۔ پھولدار اور خوشبودار بیلیں اور باڑیں بوگن ویلیا، جوہی بیل، کریپر بیل، ورانٹا باڑ، گارڈینیا باڑ، اریل باڑ وغیرہ دستیاب ہیں۔

ان ڈور اور آؤٹ ڈور خوبصورت پودے بوتل پام، النا اشوک، فائیکس (سٹار لائیٹ، گولڈن، سفید، سبز وغیرہ) اریوکیریا، ڈرائی سینیا، یوفوربیا، منی پلانٹ اور پام (کنگھی پام، کین پام، لیڈی فنگر پام، وال پام، ٹیبل پام، بید پام وغیرہ) کی خوبصورت ورائٹی دستیاب ہے۔ خوبصورت لان تیار کروانے، پودوں کو سپرے کروانے، گھاس کٹائی، باڑ کٹائی وغیرہ کروانے کا انتظام موجود ہے۔ نرسری سے متعلقہ سامان کھاد، رنبہ اور کسی وغیرہ خریدنے کیلئے تشریف لائیں۔ تازہ پھولوں کے گجرے، ہار، بوکے وغیرہ تیار کروانے کیلئے نیز خوشی کے مواقع پر سٹیج / کار وغیرہ کی خوبصورت سجاوٹ کیلئے تشریف لائیں۔

رابطہ فون 213306 فیکس: 215206

(انچارج گلشن احمد نرسری ربوہ)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

منگل 24 اگست 2004ء

12-30 am	لقاء مع العرب
1-30 am	بچوں کا پروگرام
3-00 am	بستان وقف نو
3-45 am	لجنہ میگزین
5-00 am	تلاوت، ہماری تعلیم، خبریں
5-55 am	گلشن وقف نو
7-00 am	خطبہ جمعہ 3 مئی 1985ء
7-30 am	گلدستہ پروگرام
8-35 am	سوال و جواب
9-10 am	ہماری کائنات
9-50 am	تقاریر جلسہ سالانہ
11-05 am	تلاوت، یسرنا القرآن، خبریں
11-55 am	لقاء مع العرب
1-00 pm	سواحیلی سروس
1-45 pm	خطبہ جمعہ 3 مئی 1985ء
2-50 pm	انڈونیشین سروس
3-55 pm	سفر ہم نے کیا
4-40 pm	سیرت صحابہ رسولؐ
5-00 pm	تلاوت، ہماری تعلیم، خبریں
6-00 pm	تقاریر جلسہ سالانہ
7-55 pm	بنگلہ سروس
9-00 pm	خطبہ جمعہ
10-05 pm	گلشن وقف نو
10-45 pm	تقاریر جلسہ سالانہ
11-45 pm	سوال و جواب

بدھ 25 اگست 2004ء

12-35 am	لقاء مع العرب
1-40 am	خطبہ جمعہ
2-15 am	علمی خطابات
3-20 am	سوال و جواب
3-55 am	سفر ہم نے کیا
5-00 am	تلاوت، درس حدیث، خبریں
5-55 am	خطبہ جمعہ
7-00 am	بچوں کا پروگرام
8-05 am	سوال و جواب
8-35 am	اردو تقریر
9-40 am	لجنہ میگزین
10-10 am	خطبہ جمعہ
11-00 am	تلاوت، درس حدیث، خبریں
11-50 am	لقاء مع العرب
12-55 pm	سندھی سروس
1-55 pm	ملاقات
3-00 pm	انڈونیشین سروس
4-00 pm	خطبہ جمعہ
5-00 pm	تلاوت، درس حدیث، خبریں
5-50 pm	تعارف سولر سسٹم
6-35 pm	بنگلہ سروس
7-00 pm	بستان وقف نو
8-00 pm	لجنہ میگزین
9-00 pm	خطبہ جمعہ
10-05 pm	سوال و جواب
11-00 pm	سیرت حضرت مسیح موعود
11-25 pm	ملاقات پروگرام

جمعرات 26 اگست 2004ء

12-35 am	لقاء مع العرب
1-35 am	گلشن وقف نو
2-45 am	خطبہ جمعہ
3-50 am	سوال و جواب
5-00 am	تلاوت، انصار سلطان القلم، خبریں
5-55 am	خطبہ جمعہ
7-00 am	گلشن وقف نو
8-15 am	ترجمۃ القرآن
9-20 am	اردو ادب کا دبستان
9-55 am	خطبہ جمعہ
11-00 am	تلاوت خبریں
11-30 am	یسرنا القرآن
12-00 pm	لقاء مع العرب
1-00 pm	پشتو سروس
1-45 pm	ملاقات
2-45 pm	انڈونیشین سروس
3-45 pm	گلشن وقف نو
5-00 pm	تلاوت، انصار سلطان القلم، خبریں
5-55 pm	اردو ادب کا دبستان
6-30 pm	سفر بذریعہ ایم ٹی اے
7-00 pm	بنگلہ سروس
8-00 pm	ملاقات
9-00 pm	خطبہ جمعہ
10-00 pm	ایم ٹی اے ورائٹی
11-20 pm	ترجمۃ القرآن

ربوہ میں طلوع و غروب 24۔اگست 2004ء

طلوع فجر	4:10
طلوع آفتاب	5:35
زوال آفتاب	12:10
وقت عصر	4:46
غروب آفتاب	6:45
وقت عشاء	8:11

AL-FAZAL JEWELLERS
YADGAR CHOWK RABWAH
PH:04524-213649

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:211550 Fax 04524-212980
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

ترقی کی شاہراہ پر گامزن
لیپر وسکوپک (کیمرے اور دوربین سے) سرجری کا آغاز
پتے کی پتھری۔گائنی کے مریضوں کی تشخیص کیلئے
زیر نگرانی: اسسٹنٹ پروفیسر اظہر جاوید احمد (ایف سی پی ایس)
18۔اگست کے بعد ہر بدھ دوپہر 3 بجے کے بعد
مریم میڈیکل اینڈ سرجیکل سنٹر
یادگار چوک ربوہ فون: 213944-214499

ایم موسیٰ اینڈ سنز
ڈیلرز: ملکی و غیر ملکی BMX+MTB بائیسکل اینڈ بے بی آرٹیکلز
27۔نیلا گنبد لاہور فون: 7244220
پروپرائٹرز۔مظفر احمد ناگی۔طاہر احمد ناگی

اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ
پیج
جیولرز اینڈ بوتیک ریلوے روڈ گلی نمبر 1
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز
04524-214510, 04942-423173

تمام گاڑیوں و ٹریکٹروں کے ہوز پائپ آٹوز کی تمام آئٹم آرڈر پر تیار
سیفی ربڑ پارٹس
فون فیکٹری: 042-7924522-7924511
فون رہائش: 7832395

نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دوکان 212837 رہائش: 214321

فخر الیکٹرونکس
ڈیلر۔فریج، ایئر کنڈیشنر
ڈیپ فریزر، کوکنگ رینج
واشنگ مشین، ڈش انٹینا
ڈیزرٹ کولر، ٹیلی ویژن
1۔لنک میکلوڈ روڈ جودھا مل بلڈنگ لاہور
احمدی بھائیوں کے لئے خصوصی رعایت
ہم آپ کے منتظر ہونگے
فون: 7223347-7239347-7354873

CPL. 29

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال
اوقات کار: موسم گرما: صبح 9 بجے تا 5 بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 2 بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔علامہ اقبال ۔۔۔ شاہدرہ لاہور

22 قیراط لوکل، امپورٹڈ اور ڈائمنڈ زیورات کا مرکز
Mob: 0300-9491442
TEL:042-6684032
دلہن جیولرز
Dulhan Jewellers
Gold Palace Plaza, Shop # 1, Defence Chowk, Main Boulevard Defence Society, Lahore Cantt.
طالب دعا: قدیر احمد، حفیظ احمد

ضرورت ہے
ہمیں اپنی فیکٹری واقع جہلم کیلئے اکاؤنٹس اسسٹنٹ کی ضرورت ہے۔امیدوار کا کم از کم انٹرمیڈیٹ ہونا اور کمپیوٹر جاننا ضروری ہے۔بی اے/بی کام یا دو سالہ تجربہ کے حامل حضرات قابل ترجیح ہونگے۔ماہانہ تنخواہ/-4000 روپے فری رہائش کے علاوہ کمپنی کی طرف سے فراہم کردہ دیگر سہولیات۔اپنی درخواستیں بمعہ تصدیق درج ذیل ایڈریس پر بھجوائیں۔
جنرل مینیجر پاکستان چپ بورڈ (پرائیویٹ) لمیٹڈ جی ٹی روڈ۔جہلم
فون: 0541-646580-8646581